رسالۂ عروض

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغربی و شمالی
و منظوری صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر
ممالک مغربی و شمالی
واسطے استعمال مدارس دیسی کے

مولوی محمد احسن
مدرس اول بریلی کالج نے تالیف کیا

دہلی
مطبع مجتبائی مین طبع ہوا
سنہ ۱۸۹۱ عیسوی

تعداد جلد ۱۰۰۰ قیمت فی جلد ۴ ؍

فہرست مضامین رسالہ عروض

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اصطلاحات	٣	صورت اول وزن رباعی	٢٨
باب ١ عروض کے بیان مین	۴	صورت دوم وزن رباعی	٢٩
بیان زحافات کا	٧	بحر خفیف کا بیان	٣٣
قواعد تقطیع	١١	بحر سریع کا بیان	٣۴
بیان بحرون کا	١۵	بحر مجتث کا بیان	٣۵
بحر رجز کا بیان	"	بحر مضارع کا بیان	٣٦
بحر رمل کا بیان	١٧	بحر منسرح کا بیان	٣٨
بحر کامل کا بیان	٢٠	باب ٢ قافیہ کا بیان	۴١
بحر متدارک کا بیان	٢١	حروف قافیہ	۴٢
بحر متقارب کا بیان	٢۴	حرکات قافیہ	۴۵
بحر ہزج کا بیان	٢٦	عیوب قافیہ	۴٦

IARW

ہو المستعان

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ یہہ رسالہ عروض و قوافی مین بموجب ارشاد ہدایت بنیاد قدردان اہل علم صاحب والا نسب جناب مستطاب کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم کے احقر العباد محمد احسن مدرس اول فارسی مدرسہ بریلی نے ۱۸۶۴ع مطابق ۱۲۸۰ھ مین تالیف کیا اس مین قواعد ضروری عروض اور قافیہ کے اور مشہور و مروج بحرون کے نام اور نہایت مشہور زحافات لکھے جاتے ہین جو بحرین کہ غیر مشہور ہین یا زحافات مرکب خواہ غیر مشہور ہین یا بحرون مروجہ حال مین نہین آتے اُنکا ذکر اس مین نہین لکھا اور عبارت کا آسان ہونا اور اُس مین سے مطلب کا بخوبی سمجھہ مین آنا تمام رسالہ مین ملحوظ رکھا ہے اس رسالہ مین دو باب ہین باب اول مین عروض کا بیان ہے اور دوسرے مین قوافی کا ذکر ہے

پہلے بیان مقصد کے چند اصطلاحات جو اس فن مین بکار آمد ہین لکھی جاتی ہین

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو
کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین خلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہی
یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین
دونون کلمون کی مختلف ہین ❖

بحر چند کلمات موزون کا نام ہی جنپر اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین ❖

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کہتے
ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین ❖

اصول رکن کے اجزا کو کہتے ہین ❖

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اس طرح
کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک
واقع ہو اور اُس کی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی ❖

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھہ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی
رہی یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھہ زائد ہو جاوے تو اُس تغیر کو زحاف
کہتے ہین اور اُس رکن کو جس مین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور
اُس بحر کو بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین ❖

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہوا ہو ❖

صدر رکن اول مصرعہ اول کا نام ہی اور اُسکے آخر رکن کو **عروض**
کہتے ہین ❖

ابتدا رکن اوّل مصرعہ دوم کا نام ہے اور اُسکے آخر رکن کو ضرب کہتے ہین ؛
حشو وہ رکن جو صدر اور عروض یا ابتدا اور ضرب کے درمیان مین واقع ہون ؛

باب اوّل عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جس مین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون
اسمین ذکر بحرونکا اور اُنکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ اصول جن
ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد
لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد ؛

پھر سبب کی دو قسمین ہین اوّل سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے
اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سَر دوم سبب ثقیل جس کے
دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِمن ؛

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اوّل مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول
کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفونمین
سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے
لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور اردو فارسی مین سبب ثقیل اور وتد
مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم
کرنا چاہیئے کہ ان دونون اصول سے سات ارکان بحرونکے بنتے ہین جن کو
افاعیل ہفتگانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنی فعولن اور فاعلن۔
اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلن مستفعلن متفاعلن
مفاعلتن مفعولاتُ پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور

ایک وتد مجموع ہی پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہی - اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہی اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین تنبیہ سوائے ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہی یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا ؛

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور اگرچہ وہ گنتی مین اُنیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنپر شعرائے اردو اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اسکی تفصیل سے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج یہ چھہ بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھہ سے زیادہ نہین ہوتے چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھہ والی کو مثمن یعنی ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے ان بحرون کی ترکیب بخوبی سمجھہ مین آنے کے لیے دو نقشے ذیل مین لکھدیے جاتے ہین ؛

نقشہ اُن بحرونکا جو ایک رکن کے مکرر ہونے سے بنتی ہین *

بحر	مثمن کے مصرعے کے اجزا	مسدس کے مصرعے کے اجزا
رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	اسکے اجزا سے مسدس بھی کم شعر کہتے ہین
رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	یہ بحر خاص عرب ہی کی ہی مگر متاخرین اسکے اجزا مثمن پر شعر کہتے ہین
متدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	یہہ بحر مثمن ہی مستعمل ہی.
متقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن	ایضاً
ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نقشہ اُن بحرون کا جو دُو رکنون سے مرکب ہین *

بحر	مثمن کے مصرعے کے اجزا	مسدس کے مصرعے کے اجزا
خفیف	یہہ بحر مسدس ہی مستعمل ہی	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
سریع	ایضاً	مستفعلن مستفعلن مفعولات
مجتث	مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	ان تینون بحرون کے مسدس پر شعرائے عجم شعر نہین کہتے
مضارع	مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن	
منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات	

اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہہ ارکان اگر اشعار مین انھین صورتون اصلی پر رہین تو اُن کو سالم کہینگے اور ایسے بہت کم شعر ہوتے ہین جنکے سب ارکان سالم رہین بلکہ ارکان مزاحف یعنی متغیر ہر شعر اکثر ہوتے ہین اور جس قسم کا زحاف کسی رکن مین ہوتا ہی ویسا ہی اُسکا نام بھی ہوتا ہی چنانچہ بالتفصیل آگے مذکور ہوگا. بلکہ جس زحاف کے رکن کسی بحر مین ہوتے ہین اُس بحر کا نام بھی وہی ہوتا ہی جو اُس رکن کا ہوتا ہی لیکن یہہ ارکان بعد تغیر کے اور صورتون مین بھی بدل جاتے ہین یعنی علاوہ اُن ساتون صورتون کے چودہ لفظ اور ہین کہ یہی ارکان متغیر ہوکر اُنکی صورت پیدا کرتے ہین وے الفاظ یہہ ہین فَعِلُن فِعلُن فَعَل فَعُول بضم لام و سکون آن فاعلیان مفعولن مفاعلن مفعول بضم لام و سکون آن مفاعیل ضم اور سکون لام سے فعلاتن فاعلات ضم اور سکون ت سے مفتعلن فاع فع بیان زحافات مین معلوم ہوجاویگا کہ ارکان اصلی سے یہہ صورتین کس طرح پیدا ہوتی ہین

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتی ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحاف خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اس طرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اُنکو لکھنا فضول جان کر صرف زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے ❊

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین اُن مین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین

آسکتے ہین - جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون
مین مستعمل بھی ہین وہ گنتی مین چار ہین **اول** ثلم بفتح ثائے مثلثہ وسکون لام
اُس زحاف کا نام ہی کہ رکن فعولن سے **ف** کو ساقط کرین اس صورت مین
عولن رہیگا اُسکی جگہہ ہموزن فعلن مستعمل ہی اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا
کرتے ہین **دوم** جب بفتح جیم وتشدید بائے موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن
کے دونون سبب خفیف گر جاوین صرف مفا رہجاوے اُسکی جگہہ اُس کا ہموزن
فَعَل بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہین **سوم** خرم
بفتح خائے معجمہ وسکون رائے مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونے کو کہتے ہین
اسکے باعث فاعیلن رہتا ہی اُسکی جگہہ مفعولن اُس کا ہموزن مستعمل ہی اور رکن کا
نام اس صورت مین اخرم ہوتا ہی **چہارم** کشف بفتح کاف وسکون شین
معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہی مفعولا رہیگا اُس کی جگہہ
مفعولن کہین گے اور رکن مکشوف بولا جاوے گا ؛

اور جو زحاف کہ کئی رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین **اول** اذالہ بکسر الف
وذال معجمہ یہہ ہی کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اسمین ما قبل آخر الف زیادہ
کرین جیسے مستفعلن سے مثلاً مستفعلان ہوجاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہین
دوم تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اُس مین
الف زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان
ہوگا اُسکی جگہہ اُسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہی اور رکن کا نام مسبغ ہی **تنبیہ**
یہہ دونون زحاف ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون

یعنی عروض اور ضرب مین واقع ہوتے ہون صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے
تیسرا حذذ بفتح حاے حطی ہر دو ذال معجمہ اُس حاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے
وتد مجموع گرجاوے مثلاً فاعلن سے فا رہجاوے تو اُسکی جگہ فع کہینگے اور
رکن کو احذ بولینگے **چوتھا** حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنیکو
کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہیگا اُسکی جگہہ فعل
مستعمل ہی اور رکن کا نام محذوف ہی **پانچوان** خبن بفتح خاے معجمہ
وسکون باے موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو اُسکے دوسرے
حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط
ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہ رکن اس صورت مین مخبون کہلاویگا **چھٹا** طی
بفتح طاے مہلہ و یاے مشدد اُسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف
ہون اُس مین سے چوتھا ساکن حرف دور ہو جاوے مثلاً مستفعلن مین سے
اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اِسکی جگہہ اسکا ہم وزن مفتعلن بولینگے اور
رکن کو مطوی کہینگے ❊

ساتوان قصر یعنی جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اس سبب مین سے
ساکن کو دور کرین اور اُسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گراکر
لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا ❊

آٹھوان قطع یعنی جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اُسکے آخر کا حرف
گراکر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گراکر لام کو ساکن کرین تو فاعل
بسکون لام ہو جاویگا اُسکی جگہہ فعلن کہینگے اور رکن مقطوع کہلاویگا ❊

نواں قبض جس رکن مین کہ پانچواں حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اُسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اس صورت مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرا دین تو فعول بضم لام رہیگا ؛

دسواں کف بفتح کاف وفاے مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف کہلاوے گا ؛

گیارہواں وَقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اُسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہینگے ؛

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اس صورت مین اُس کا نام دو نامون سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن ہو اور دوسرے مین قطع تو وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی اور علیٰ ہذا القیاس اسی طرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اسکا نام بھی مرکب ہوتا ہی لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا نام رکھ لیا ہی اس جہت سے اُن کو بھی لکھ دیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین اوّل خرب بفتح خائے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہی مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہی اُسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو اخرب کہتے ہین دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تائے

فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہی مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی
جہت سے اور ی قبض کی جہت سے دور ہو جاوے تو فاعلن رہیگا
اور رکن کو اشتر کہینگے سوم شکل جتماع خبن اور کف کا نام ہی مثلاً فاعلات
مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعِلات بکسر عین وضم تا
رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کشف بفتح کاف تازی وسکون شین
مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے
اگر حرکت تؔ کی وقف کے باعث دور ہو وے اور وہ تؔ بباعث کف
دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اُسکی جگہہ مفعولن کہینگے اور رکن کا نام مکسوف
ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہی مثلاً مفاعیلن مین سے اوّل باعث
حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصری دور ہوکر عین
ساکن ہوا تو مفاع رہا اُسکی جگہہ فعول بسکون لام بولینگے اور رکن کو اہتم کہینگے ؛

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہی اسلیے
اُسکا طریق لکھنا ضرور ہی پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اُسکو کہتے ہین کہ
شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق
ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کل یا
جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے
ہوجاوے پس اس ہموزن کرنے کے لیے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہین ؛

قاعدہ اوّل وزن کرنے مین سکون وحرکات کی شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہیے

خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سب کا
وزن فعلن ہی یعنی جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین اسیطرح
ان الفاظ مین بھی ہین یہہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہی تو وہان بھی
ہونا چاہیئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہی تو وہان بھی ہووے ؛

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہی یعنی جو
زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاین
وہ تقطیع مین شمار نہونگے ایسے حروف یہ ہین ؛

اول الف لفظ اِس اُس از آب وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین
اُسکے قبل کا حرف س یا ز یا ب سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف
تقطیع مین شمار نہوگا مثلاً ع اب اس داستان کو سنا چاہیئے ؛ اس
مصرع مین الف لفظ اِس کا ملفوظ نہین **دوم** نون غنہ جو بعد حروف علت کے
واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع
نہو تو اس طرح کا نون بھی تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجائے زما سمجھینگے
اور اگر عروض وضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن متصور ہوگا اور اگر
بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا
تیسرے واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور
ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھینگے **چوتھے** ہاے مختفی کہ صرف
اظہار حرکت کے لیے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی
تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے

حرف ساکن کے متصل ہو گی **پانچوین** واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اُسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس مصرعہ مین ع جان و دل سے عزیز ہی مجکو ؛ ایسی واو بھی تقطیع مین نہین داخل ہی لیکن اگر ضمۂ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب کمال ؛ یا مثل واو ابتداے کلمہ کی فتحہ سے ملفوظ ہو گی جیسے اس مصرعہ مین ع ہی قدر کسیکی تو وطن مین ہی و گرنہ ؛ تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہو گی **چھٹھا** حرف مخلوط یعنی جو دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر بولا جاوے جیسے کیا کی یٰ اور گھر کی ہ مثلا وہ بھی تقطیع مین شمار نہوگا اور کیا کو بجاے کا اور گھر کو بجاے گر خیال کیا جاویگا **ساتوین** الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین غرض سوا ان ساتون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا ؛ **قاعدہ سوم** اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایکجا آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع خیر تو ہی آپ کہان جاتے ہین ؛ اول رکن کی تقطیع اگر کرین تو خیر تو ہی کو مفتعلن کہین گے یعنی ر خیر کی جو دوسرا ساکن ہی بجاے ت متحرک مفتعلن کے ہو یگی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوین تو دونون بحال رہینگے ؛

قاعدہ چہارم اگر حروف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن

بحال رہیگا اور دوسرا متحرک ہو جاویگا اور باقی حذف ہو جاویگا جیسے ع
راست کہتا ہون اسکو سچ جانو ۔ تقطیع اوّل رکن کی یہہ ہوگی - راس کہتا
فاعلاتن پس سَ لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور تَ دور ہوگئی اور اگر آخر
مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہینگے اور تیسرا
دور ہو جاویگا غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے ۔

قاعدۂ پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اُنکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے
نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے
چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین اامد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسی
طرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہی اُسکی جگہہ ایک ہی ساکن تصور
کرنی چاہیئے اس طرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد
اگر کسی کلمہ مین واقع ہو تو اُسکو بھی دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیئے
مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھینگے ۔

قاعدۂ ششم حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے
آتے ہین جیسے کو تھا سے وغیرہ مین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین
کہ اُنکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اُنکے ماقبل کی حرکت
تقطیع مین شمار ہوتی ہی اور یہہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے
ع مجکو تھا اس شخص سے بس اتحاد ۔ اِس مصرعہ مین کو اور تھا اور سے
کے حرف علت کا تلفظ مختصر ہی اس لیے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات
ماقبل کافی ہین ۔

قاعدہ ہفتم بعض جا رکن بحر مین سکون ہوتا ہی اور شعر مین اُسجگہہ متحرک ہوتا ہی تو اُسکو بضرورت تقطیع مین ساکن کر لیتے ہین جیسے ع تمنے بات نہ میری مانی ❊ اس مصرعہ کا وزن فعلن فعلن چار بار ہی مگر دوسرے فعلن کی جگہہ لفظ بات نہ پڑتا ہی پس اسکو بجائے باتن خیال کرینگے بروزن فعلن ❊

تنبیہہ متقدمین اہل عروض جو حروف کہ داخل تقطیع نہین ہوتے اُنکو تقطیع کرنے مین لکھتے بھی نہین تھے لیکن اس طرح سے الفاظ کی صورت اور کی اور ہو جاتی ہی اور مبتدی کو دشواری ہوتی ہی لہذا ہم اس رسالہ مین تقطیع کرنے مین ایسے حروف کو کتابت مین داخل رکھینگے مگر طالب علم کو چاہیئے کہ مثالین ان قاعدون کی تقطیع اشعار آیندہ مین خود جستجو کر کے نکالے اور ہر ایک قاعدہ سے مطابق کر لے ❊

بیان بحرون کا

اب کچھ بیان ہر ایک بحر کا جدا جدا کیا جاتا ہی اور مثالین مشہور وزنون کی مندرج ہوتی ہین اور نیز طرز تقطیع کی تعلیم کے لیے اکثر شعرون کی تقطیع بھی لکھی جاتی ہی ❊

بحر رجز کا بیان

بحر رجز مثمن سالم ۔ وزن اصلی اس کا مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہی دو بار جیسا یہ شعر ظفر کا ؎ طرز آنکھ کی نرگس مین ہی خم زلف کا سنبل مین ہی ❊ نقشہ ہی قد کا سرو مین رخ کی شباہت گل مین ہی ❊ اسکی تقطیع یہ ہی

طرز آنکهہ کی مستفعلن نرگس مین ہی مستفعلن خم زلف کا مستفعلن سنبل مین ہے
مستفعلن نقشہ ہی قد مستفعلن کا سرو مین مستفعلن رخ کی شبا مستفعلن ہت گل
مین ہی مستفعلن اور یہہ شعر مؤلف کا ؎ کہتی ہی گل سے یون صبا کیون خندہ
بیجا کیا ❊ اُسکی عوض مین چاک ہی تیری بقا کا پیرہن ❊ تقطیع یہہ ہی ❊
کہتی ہی گل مستفعلن سے یون صبا مستفعلن کیون خندہ مستفعلن بیجا کیا
مستفعلن اُسکی عوض مستفعلن مین چاک ہی مستفعلن تیری بقا مستفعلن کا
پیرہن مستفعلن زحافات مین سے اس بحر مین اکثر اذالہ اور طی اور خبن واقع
ہولیتے ہین اذالہ کے سبب عروض و ضرب مستفعلان ہو جاتے ہین اور طی
کے سبب ف گر جاتی ہی تو مستعلن رہتا ہی اُسکا ہم وزن مفتعلن کہتے
ہین اور خبن کی جہت سے س دور ہو جاتا ہی تو مفتعلن رہتا ہی اُسکی جگہہ مفاعلن
بولتے ہین ❊

رجز مثمن مذال شعر مؤلف کا ؎ ہر چند ظاہر تھین تری سب خلق مین بیباکیان ❊
لیکن نہ تھین مجھہ سے کبھی اِس طور کی چالاکیان ❊ اِس مین سب ارکان
سالم ہین صرف عروض و ضرب مذال ہین اور تقطیع یہہ ہی ❊
ہر چند ظا مستفعلن ہر تھین تری مستفعلن سب خلق مین مستفعلن بیباکیان
مستفعلان لیکن نہ تھی مستفعلن مجھہ سے کبھی مستفعلن اِس طور کی
مستفعلن چالاکیان مستفعلان ❊

رجز مثمن مطوی مخبون جسمین ایک رکن مطوی ہو اور دوسرا مخبون ترتیب
اس وزن پر مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دو بار جیسے یہہ شعر نیاز کا ؎

مجھسے مریض کو طبیب ہاتھہ تواپنا مت لگا * اسکو خدا پہ چھوڑدے بہر خدا جو ہو سو ہو
اسکی تقطیع یہہ ہی مجھسے مری مفتعلن ض کو طبیب مفاعلن ہاتھہ تواپ مفتعلن
نامت لگا مفاعلن اسکو خدا مفتعلن پہ چھوڑدے مفاعلن بہر خدا
مفتعلن جو ہو سو ہو مفاعلن اور یہہ شعر حافظ شیراز کا بھی اسی وزن پر ہی
۵ مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو * بادۂ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
اسکی تقطیع یہہ ہی * مطرب خوش مفتعلن نوا بگو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن
زہ نو بنو مفاعلن بادۂ دل مفتعلن کشا بجو مفاعلن تازہ بتا مفتعلن
زہ نو بنو مفاعلن * مسدس اس بحر کا متروک ہی *

بحر رمل کا بیان

اس بحر کے ارکان سالم پر شعر بہت کم پائے جاتے ہین اور
زحافات مین سے جو اس بحر مین اکثر آتے ہین تسبیغ اور خبن اور قصر
اور حذف اور شکل ہین تسبیغ کی جہت سے فاعلاتن فاعلیان ہوجاتا ہی اور
خبن کی جہت سے فعلاتن اور قصر کی جہت سے فاعلات بسکون تا اور
حذف کی جہت سے فاعلن اور شکل یعنی اجتماع خبن اور کف سے فعلاتُ
بضم تا ہوتا ہی *

رمل مثمن مسبغ شعر مؤلف کا ۵ ہی برا تو ہی اگر تکتا ہی تو سب کی خطائین *
تو ہی اچھا ہی تری نظرون مین گر سب خوب آئین * وزن یہہ ہی فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان اور تقطیع یہہ ہی * ہی برا تو فاعلاتن ہی اگر تک
فاعلاتن تا ہی تو سب فاعلاتن کی خطائین فاعلیان تو ہی اچھا فاعلاتن

ہی تری نظ فاعلاتن ر دیپن گر سب فاعلاتن خوب آئین فاعلیان *

رمل مثمن مقصور۔ شعر سودا کا ہ بلبلون کو دون ہون دیوان فغانی کا مین درس * ورنہ گلشن مین ہی میرے کون سی جانے کی طرح * اس شعر مین سب ارکان سالم ہین مگر عروض و ضرب مقصور ہین وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات اور تقطیع یہہ ہی *

بلبلون کو فاعلاتن دون ہون دیوا فاعلاتن ن فغانی فاعلاتن کا مین درس فاعلات ورنہ گلشن فاعلاتن مین ہی میری فاعلاتن کون سی جا فاعلاتن نے کی طرح فاعلات *

رمل مثمن محذوف۔ شعر ذوق کا ہ سر بوقت ذبح اپنا اُسکے زیر پاے ہی * یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہی * اسکا وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ہی اور تقطیع یہہ ہی *

سر بوقت فاعلاتن ذبح اپنا فاعلاتن اُسکے زیر فاعلاتن پاے ہی فاعلن یہہ نصیب ال فاعلاتن لاہ اکبر فاعلاتن لوٹنے کی فاعلاتن جاے ہی فاعلن *

رمل مثمن مشکول۔ جسمین ایک رکن مشکول اور ایک سالم ہو بترتیب بروزن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن دو بار جیسے یہہ شعر نیاز کا ہ مجھے بیخودی یہ تو نے بھلی چاشنی چکھائی * کسی آرزو کی جی مین نہین اب ہی سمائی * اسکی تقطیع ہی مجھے بیخو فعلات دی یہہ تو نے فاعلاتن بھلی چاشن فعلات نی چکھائی فاعلاتن کسی آر فعلات زو کی دل مین فاعلاتن نہین اب فعلات

ہی سمائی فاعلاتن *

رمل مثمن مخبون محذوف۔ شعر شہیدی کا۔ اُسکے الطاف تو ہین عام شہیدی سب پر
تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا * اسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون ہی
اور عروض و ضرب مخبون محذوف ہین۔ وزن یہہ ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلن دو بار اور تقطیع یہہ ہی *

اُسکے الطا فاعلاتن ف تو ہین عا فعلاتن م شہیدی فعلاتن سب پر فعلن
تجھ سے کیا ضد فاعلاتن تھی اگر تو فعلاتن کسی قابل فعلاتن ہوتا فعلن *

رمل مثمن مخبون مقصور۔ شعر ظفر کا۔ ای ظفر یہہ ترے اشعار ہین یا نالۂ زار
کیا بلا ہین کہ جو یون دل مین اثر کرتے ہین * اسکا وزن فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلات ہی دو بار اور تقطیع یہہ ہی *

ای ظفر یہہ فاعلاتن تیرے اشعا فعلاتن رہین یا نا فعلاتن لۂ زار فعلات
کیا بلا ہین فاعلاتن کہ جو یون د فعلاتن ل مین اثر کر فعلاتن تے ہین فعلات
عروض و ضرب مخبون و مقصور ہین اور صدر و ابتدا سالم اور حشو مخبون *
اور اگر ارکان بحر کے چھہ ہون تب بھی سالم پر شعر نہین کہتے ہین *

رمل مسدس مقصور محذوف۔ شعر غالب کا۔ پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال
پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا * اس مین عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور باقی
ارکان سالم ہین وزن اول مصرعہ کا ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلات اور دوسرے
مصرعہ کا فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اور تقطیع یہہ ہی *

پھر ہوا مد فاعلاتن حت طرازی فاعلاتن کا خیال فاعلات پھر مہ و خور

فاعلاتن شید کادف فاعلاتن تر کھلا فاعلن ✤

رمل مسدس مخبون مقصور۔ شعر غالب کا ○ تیری فرصت کے مقابل ای عمر ✤ برق کو پابحنا باندھتے ہین ✤ اس شعر مین صدر وابتدا سالم ہین اور حشو مخبون اور عروض و ضرب مخبون مقصور ہین وزن یہہ ہی فاعلاتن فعلاتن فعلات اور تقطیع یہہ ہی ✤

تیری فرصت فاعلاتن کے مقابل فعلاتن ای عمر فعلات برق کو پا فاعلاتن بحنا با فعلاتن ندھتے ہین فعلات آخر کن مین و ساقط ہو گئی اور ن متحرک بموجب قاعدۂ چہارم تقطیع کے ✤

بحر کامل کا بیان

یہہ بحر عربی زبان کے لیے خاص تھی مگر اُسکے ارکان سالم اور مذال پر اب شعراے عجم بھی شعر کہتے ہین اور مثمن ہی مروج ہی وزن اُس کا متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ہی دو بار ✤

بحر کامل مثمن سالم۔ شعر جرأت کا ○ جو چمن مین گزرے تو ای صبا تو یہہ کہیو بلبل زار سے ✤ کہ خزان کا دن بھی ہی سامنے نہ لگا نادل کو بہار سے ✤ سب ارکان سالم ہین اور تقطیع اُسکی یہہ ہی ✤

جو چمین مین گز متفاعلن رسے تو ای صبا متفاعلن تو یہہ کہیو بل متفاعلن بل زار سے متفاعلن کہ خزان کا دن متفاعلن بھی ہی سامنے متفاعلن نہ لگا نادل متفاعلن کو بہار سے متفاعلن اور یہہ شعر نیاز کا ○ تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو نقاب منہ سے اُٹھا دیا ✤ وہین محو حیرت بیخودی مجھے

آینہ سابنادیا + تقطیع یہہ ہی + تونے اپنا جل متفاعلن وہ دکھاکے کو متفاعلن
جو تعاب منہ متفاعلن سے اٹھادیا متفاعلن وہین محو حی متفاعلن
رت بیخودی متفاعلن مجھے آینہ متفاعلن سابنادیا متفاعلن +

بحر کامل مثمن مذال جسمین صرف عروض و ضرب مذال ہین بروزن متفاعلان
اور باقی ارکان سالم جیسے اس شعر مین سہ نہ تو تاب دل مین جفاکی ہی نہ وفاکی
طرز ہی یار مین + یہی لبس ٹھنی ہی نکل چلین کسی اور ملک و دیار مین + تقطیع یہہ ہی
نہ تو تاب دل متفاعلن مین جفاکی ہی متفاعلن نہ وفاکی طر متفاعلن زہی یار مین
متفاعلان یہی لبس ٹھنی متفاعلن ہی نکل چلین متفاعلن کسی اور مل متفاعلن
کو دیار مین متفاعلان +

بحر متدارک کا بیان

یہہ بحر بھی مثمن ہی مستعمل ہی وزن اصلی اس کا فاعلن ہی آٹھہ بار لیکن
اردو والے اکثر آٹھہ رکنون کو ایک مصرعہ قرار دیتے ہین جیسا کہ آگے
آتا ہی اور ارکان سالم پر شعر کم پائے جاتے ہین زحاف خبن اور قطع
او رخذد کے ساتھہ مستعمل ہی خبن کے سبب سے فاعلن فعلن بکسر عین
ہوجاتا ہی اور قطع کی جہت سے فعلن بسکون عین اور خذد کی جہت سے
فع رہجاتا ہی +

بحر متدارک مقطوع شعر مؤلف کا سہ تمنے بات نہ میری مانی +
کس کام آئی یہہ نادانی + سب ارکان مقطوع ہین بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار
تقطیع یہہ ہی + تمنے فعلن بات نہ فعلن میری فعلن مانی فعلن

کس کا فعلن مائی فعلن یہہ نا فعلن دانی فعلن *

بحر متدارک مخبون ۔ شعر ظفر کا ؎ مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا * ترا تو بھی
مین دوست یگانہ رہا * تقطیع اسکی یہہ ہر *

مرا دش فعلن من اگر فعلن چہ زما فعلن نہ رہا فعلن ترا تو فعلن
بھی مین دو فعلن ست یگا فعلن نہ رہا فعلن لیکن اس وزن کے ارکان کو
اُردو والے اکثر مضاعف کر کے اشعار کہتے ہین یعنی ایک شعر مین
بجائے آٹھ رکنون کے سولہ رکن لاتے ہین چنانچہ یہہ شعر شرر کا
اسی وزن پر ہی ؎ گئے دو نوجہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے
ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے * نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے
نہ اُدھر کے ہوئے * وزن اس کا فعلن بحسب مین سولہ بار اور تقطیع یہہ ہی *

گئے دو فعلن نوجہا فعلن نکے کا فعلن م سے ہم فعلن نہ ادھر فعلن کے
ہوئے فعلن نہ اُدھر فعلن کے ہوئے فعلن نہ خدا فعلن ہی ملا فعلن
نہ وصا فعلن ل صنم فعلن نہ ادھر فعلن کے ہوئے فعلن اور یہہ شعر ظفر کا ؎
نہ تھی حال کی جب ہمین اپنی خبر رہے دیکھتے اور ونکے عیب و ہنر * پڑی اپنی
برائیون پر جو نظر تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا * اسکی تقطیع یہہ ہی *

نہ تھی حا فعلن لکی جب فعلن ہمین اپ فعلن نی خبر فعلن رہے دے فعلن
کھتے او فعلن رونکے عی فعلن ب و ہنر فعلن پڑی اپ فعلن نی برا فعلن
ئیو نپر فعلن جو نظر فعلن تو نگا فعلن ہ مین کو فعلن ئی برا فعلن نہ رہا فعلن *

بحر متدارک مقطوع احذ ۔ یہہ وزن بھی مضاعف یعنی دو چند مستعمل ہے

مثال شعر میر کا ؎ الٹی پڑگئین سب تدبیرین کچھہ نہ دوا نے کام کیا * آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا * اسمین سب ارکان مقطوع ہین اور عروض و ضرب احذ وزن یہہ ہی *

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع دوبار تقطیع یہہ ہی *

الٹی فعلن پڑگئین فعلن سب تد فعلن بیرین فعلن کچھہ نہ د فعلن وا نے فعلن کام ک فعلن یا فع آخر فعلن اس بی فعلن ماری فعلن دل نے فعلن اپنا فعلن کام ت فعلن مام ک فعلن یا فع اور اس بحر مین عروض و ضرب بروزن فاع بھی آجاتے ہین جیسے اس شعر مین ظفر کے ؎ میری طرف سب تاک رہین ہین محفل مین ہین جتنے حریف * ساقی تجھسے ساغر مے مین آنکھہ بچاکر کیونکر لون * تقطیع یہہ ہی *

میری ط فعلن رف سب فعلن تاک ر فعلن ہے ہین فعلن محفل فعلن مین ہین فعلن جتنے ح فعلن ریف فاع ساقی فعلن تجھہ سے فعلن ساغر فعلن مے مین فعلن آنکھہ ب فعلن چاکر فعلن کیونکر فعلن لون فاع اور کبھی حذف حشو مین بھی واقع ہوتا ہی جیسے یہہ شعر تراب کا ؎ باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا تھا خارستان * دم سے ترے ای باد صبا آگ لگی گلشن مین ہی * اسمین تین تین رکنون کے بعد ایک رکن احذ ہی اور باقی مقطوع اور تقطیع یہہ ہی *

باد خ فعلن زان کے فعلن قدمون فعلن سے فع باغ ہ فعلن وا تھا فعلن خارس فعلن تان فاع دم سے ت فعلن رے ای فعلن باد ص فعلن با فع آگ ل فعلن گی گل فعلن شن مین فعلن ہی فع *

بحر متقارب کا بیان

اس بحر کو تقارب بھی کہتے ہین اور یہہ بھی مثمن ہی مروج ہی اور اُردو والے اسکے بھی وزنون کو مضاعف کر کے شعر کہتے ہین وزن اصلی اسکا فعولن ہی آٹھہ بار اور زحافات مین سے اسمین تسبیغ اور قصر اور حذف اور قبض اور ثلم واقع ہوتے ہین تسبیغ کی جہت سے عروض وضرب مین فعولان ہو جاتا ہی اور قصر کی جہت سے فعول بسکون لام اور حذف کی جہت سے فعو رہتا ہی جسکے عوض فعل مستعمل ہی اور قبض کی جہت سے فعول بضم لام ہو جاتا ہی اور ثلم کے باعث عولن رہتا ہی اُسکی جگہہ فعولن بولتے ہین ٭

بحر متقارب مثمن سالم۔ شعر سودا کا ؎ مرے خون ناحق کی دیگی گواہی شہادت کو بس ہی مری بیگناہی ٭ اسمین سب ارکان سالم ہین وزن اصلی پر اور تقطیع اسکی یہہ ہی ٭ مرے خو فعولن ن ناحق فعولن کی دیگی فعولن گواہی فعولن شہادت فعولن کو بس ہی فعولن مری بے فعولن گناہی فعولن ٭

بحر متقارب مثمن مسبغ۔ شعر سودا کا ؎ گدا دست اہل کرم دیکھتے ہین ٭ ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہین ٭ عروض وضرب مسبغ اور باقی ارکان سالم اور تقطیع یہہ ہی ٭ گدا دس فعولن ت اہل فعولن کرم دے فعولن کھتے ہین فعولان ہم اپنا فعولن ہی دم اور فعولن قدم دے فعولن کھتے ہین فعولان ٭

بحر متقارب مثمن مقصور۔ شعر مولف کا ؎ غرض کیا کہون کیا ہی میرا سوال ٭ کہ ظاہر ہی دلبر ترے سب کا حال ٭ اسمین عروض وضرب مقصور ہین بروزن فعول اور باقی ارکان سالم وزن یہہ ہی فعولن فعولن

فعولن فعول ۔ تقطیع ظاہر ہی ٭

بحر متقارب مثمن محذوف ۔ شعر مؤلف کا ؎ الٰہی کرون کس سے جا التجا، عنایت نہو تجھسے گر مدعا ٭ اسمین عروض و ضرب محذوف ہین اور باقی ارکان سالم وزن یہہ ہی فعولن فعولن فعولن فعل تقطیع ظاہر ہی ٭

بحر متقارب مقبوض اثلم ۔ جسمین ایک رکن مقبوض اور ایک اثلم بترتیب آوین یعنی بروزن فعول فعلن فعول فعلن دو بار جیسے شعر ملک محمد کا ؎ ملک محمد کہت کہانی کہان کا راجا کہان کی رانی ۔ تقطیع یہہ ہی ٭

ملک م فعول حمد فعلن کہت کہ فعول ہانی فعلن کہانکا فعول راجا فعلن کہانکی فعول رانی فعلن مگر یہہ وزن ہندی مین بہت مستعمل ہی اور اردو والے اکثر اسکو مضاعف کر کے شعر کہتے ہین مثال شعر سودا کا ؎ نہین جنھین عقل وہ کر رہے ہین طلب مہوس سے کیمیا کی ٭ جو فہم ہووے تو بہ ز اکسیر ہی یہہ مشت غبار اپنا ۔ وزن اسکا فعول فعلن فعول فعلن ہی چار بار اور تقطیع یہہ ہی ٭

نہین ج نھین عق ل وہ ک رہے ہین طلب م ہوس سے کیم یا کی

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

جو فہم ہووے تو بز اکسی رہی یہہ مشت غبار اپنا ٭

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مسبغ ۔ جسمین عروض و ضرب مسبغ ہین بروزن فعلان اور باقی ارکان مثل سابق ۔ مثال ؎ نشہ ہی کسکا شراب کسکی کسیکے مین انتظار مین ہون ٭ مے محبت جو پی رہی مین سنے اسی کے ابتک خمار مین ہون ٭ تقطیع یہہ ہی

نشہ ہی کسکا شراب کسکی کہ جسکے مین ان تنطار مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

مئے محبت جو پی ہی مین نے اُسیکے ابتک خمار مین ہون
فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلان

فائدہ - یہہ اوزان جو بحرون کو مضاعف کرکے بنا لیتے ہین اور وزن بحر کامل کا عوام مین بحر طویل کے نام سے مشہور ہی اور واقع مین بحر طویل ایک خاص بحر عربی کی ہی جو شعرائے عجم کے نزدیک متروک ہی پس طویل بمعنی لغوی یعنی دراز کے البتہ ہوسکتا ہی کہ اوزان اصلی و مروج کی نسبت انکے وزن زیادہ دراز ہوتے ہین

بحر ہزج کا بیان

اس بحر کا وزن اصلی مفاعیلن ہی آٹھہ بار ❊

بحر ہزج مثمن سالم - شعر ذوق کا ؎ جہان ہین عرصہ عشرت سے سواد چند ہی غم کا ❊ اگر ہو عید کا اکدن تو عشرہ محرم کا ❊ سب ارکان سالم ہین تقطیع یہہ ہی

جہان ہین عر مفاعیلن صہ عشرت سے مفاعیلن سوادہ چن مفاعیلن دہی غم کا مفاعیلن اگر ہو عی مفاعیلن دکا اکدن مفاعیلن تو عشرہ ہی مفاعیلن محرم کا مفاعیلن اور یہہ شعر ناسخ کا ؎ اُسی سے رنگ ہی گل کا اُسی سے نشہ ہی مُل کا ❊ وہی نالہ ہی بلبل کا وہی نغمہ ہی قلقل کا ❊ اسکی تقطیع یہہ ہی ❊

اُسی سے رن مفاعیلن گ ہی گلکا مفاعیلن اُسی سے نش مفاعیلن ہ ہی ملکا مفاعیلن وہی نالہ مفاعیلن ہی بلبل کا مفاعیلن وہی نغمہ مفاعیلن ہی قلقل کا مفاعیلن اور زحافات سے جو اس بحر مین اکثر واقع ہوتے ہین

تسبیغ اور قصر اور حذف و خرم و کف و شتر و خرب و جب و ہتم ہین تسبیغ سے مفاعیلان عروض و ضرب مین ہوجاتا ہی اور قبض سے مفاعلن اور قصر سے مفاعیل بسکون لام اور حذف سے مفاعی یعنی فعولن اور خرم سے فاعیلن یعنی مفعولن اور کف سے مفاعیل بضم لام اور شتر یعنی اجتماع خرم اور قبض سے فاعلن اور خرب یعنی اجتماع خرم اور کف سے فاعیل یعنی مفعول اور جب سے مفا یعنی فعل اور ہتم سے مفاع یعنی فعول بسکون لام ہوتا ہی +

بحر ہزج مثمن مسبغ شعر سودا کا ہ اسے تو جچہہ کہیئے جو یہہ قلقل ہی شیشے مین + مَی گلرنگ بھی ساقی عجب بلبل ہی شیشے مین ؛ اسمین سب ارکان سالم ہین اور عروض و ضرب مسبغ ہین اور تقطیع یہہ ہی +

اسے تو جچہہ مفاعیلن چہا کہیئے مفاعیلن جو یہہ قلقل مفاعیلن ہی شیشے مین مفاعیلن مَی گلرن مفاعیلن گ بھی ساقی مفاعیلن عجب بلبل مفاعیلن ہی شیشے مین مفاعیلن +

بحر ہزج مثمن اخرب جسمین ایک جز اخرب اور ایک سالم ہی بترتیب بروزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دو بار مثال شعر سودا کا ہ دل معنی رنگین سے لبریز ہی سودا کا + اس غنچہ مین پھولا ہی گلزار بہت تحفہ ؛ اسکی تقطیع یہہ ہی +

دل معن مفعول یِ رنگین سے مفاعیلن لبریز مفعول ہی سودا کا مفاعیلن اس غنچہ مفعول مین پھولا ہی مفاعیلن گلزار مفعول بہت تحفہ مفاعیلن +

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور - شعر قوت کا ہ رونے کو مرے دیکھہ گھٹا چرخ پہ گھٹ جائے ؛ فریاد کرون مین تو جگر رعد کا پھٹ جائے +

وزن اسکا مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل ہی دو بار اس مین صدر و ابتدا اخرب ہین اور حشو مکفوف ہی اور عروض و ضرب مقصور ہین اور تقطیع یہہ ہی ✤

روسنے کو مفعول مرے دیکھہ مفاعیل گھٹاچرخ مفاعیل یہ گھٹ جائے مفاعیل

فریاد مفعول کرون تو مفاعیل جگر رعد مفاعیل کا پھٹ جائے مفاعیل

اور اگر عروض و ضرب محذوف ہوتے ہین تو بروزن فعولن ہوتے ہین جیسے یہہ شعر مومن کا ✤ مومن بخدا سحر بیانی کا جبھی تک ✤ ہر ایک کو دعوی ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا ✤ اسکا وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہی دو بار اور تقطیع اسکی یہہ ہی ✤ مومن بہ مفعول خدا سحر مفاعیل بیانی کا مفاعیل جبھی تک فعولن ہر ایک مفعول کو دعوی ہی مفاعیل کہ مین کچھہ نہ مفاعیل ہین کہتا فعولن ✤

فائدہ جلیلہ یہہ بحر ایسی مشہور و مروج ہی کہ اسکے ارکان سالم ہون یا مزاحف سب پر اشعار پائے جاتے ہین اور منجملہ اُسکی شہرت کی ایک یہہ بات ہی کہ وزن رباعی جو ایک خاص وزن پر مستعمل ہی وہ بھی اسی بحر سے ہی اور اُسکے وزن کی دو صورتین ہین ✤

صورت اوّل مفعول مفاعیل مفاعیلن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرب ہتے ہین اور حشو یا سالم ہوتا ہی یعنی مفاعیلن یا مقبوض یعنی مفاعلن یا مکفوف یعنی مفاعیل یا اخرب یعنی مفعول ہوتا ہی اور عروض و ضرب یا اہتم ہوتے ہین یعنی فعول یا مجبوب یعنی فعل یا اخرم اہتم یعنی فاع یا اخرم مجبوب یعنی فع واقع ہوتے ہین اور یہہ سب ملکر بارہ وزن ہوتے ہین اُسی ایک وزن کے قریب جو اوپر مذکور ہوا اور اُنکی تفصیل یہہ ہی ✤

اول	مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	دوم	مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
سوم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	چہارم	مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
پنجم	مفعول مفاعیلن مفعولن فع	ششم	مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
ہفتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	ہشتم	مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
نہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	دہم	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
یازدہم	مفعول مفاعیلن مفعول فعل	دوازدہم	مفعول مفاعیلن مفعول فعول

مثال رباعی کی اس وزن پر یہہ سودا کی رباعی **رباعی** سودا اپنے دنیا تو پھر سو کب تک آوارہ ازین کوچہ بآن کو کب تک ٭ حاصل ہی اس سے نہ کہ تا دنیا ہو ٭ بالفرض ہوا یون بھی تو پھر تو کب تک ٭ وزن اس کا مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ہی اور تقطیع یہہ ہی ٭ سوادپہ مفعول ہی دنیا تو مفاعیل پھر سو کب مفاعیلن تک فع آوارہ مفعول ازین کوچہ مفاعیل بآن کو کب مفاعیلن تک فع حاصل یہہ مفعول ہی اس سے نہ مفاعیل کہ تا دنیا مفاعیلن ہو فع بالفرض مفعول ہوا یون بھی مفاعیل تو پھر تو کب مفاعیلن تک فع چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر کسی مصرعہ مین حشو کے ارکان مثلاً مقدم و مؤخر ہوتے یا مفاعیلن کی جگہہ مفاعلن یا مفعولن ہوتا یا ضرب و عروض مین فاع یا فعل وغیرہ آجاتا تب بھی کچھ ہرج نہ تھا ٭

صورت دوم مفعولن مفعولن مفعولن فع اس صورت مین صدر و ابتدا ہمیشہ اخرم رہتے ہین اور حشو یا اخرم رہتا ہی یا اخرب یا مکفوف یا سالم یا اشتر یعنے فاعلن اور عروض و ضرب مثل صورت اولی کے ہوتے ہین اور یہہ بھی بارہ وزن ہین

ایک دوسرے سے بہت مشابہ جنکی تفصیل یہہ ہی ؛

۱ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۳ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	۴ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۵ مفعولن مفعول مفاعیلن فع	۶ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۷ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع	۸ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۹ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۱۰ مفعولن مفعولن مفعول فعول
۱۱ مفعول مفعول مفاعیل فعل	۱۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

مثال اس صورت کے وزن کی رباعی مؤلف کی رباعی غم کے عالم مین مین پڑا رہتا ہون ؛ جو کچھہ گذرے اُسے سدا سہتا ہون ؛ اس غم مین یان نہین جو کوئی مونس ؛ دل ہی دل مین خدا خدا کہتا ہون ؛ وزن اس رباعی کا مفعولن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہی اور تیسرے مصرع مین عروض فع واقع ہوا ہی تقطیع یہہ ہی غم کے عا مفعولن لم مین مین فاعلن پڑا رہتا مفاعیلن ہون فاع جو کچھہ گذ مفعولن رے اُسے فاعلن سدا سہتا مفاعیلن ہون فاع اس غم مین مفعولن یان نہین فاعلن جو کوئی مو مفاعیلن نس فع دل ہی دل مفعولن مین خدا فاعلن خدا کہتا مفاعیلن ہون فاع اسکے چارون مصرعہ ایک ہی وزن پر ہین لیکن اگر حشو کے ارکان مین مفاعیل مفعول آجاتے یا عروض ضرب مین فعل یا فعول ہوتا تب بھی اُس وزن مین خرابی نہتی بلکہ صورت اول اور دوم کے اوزان بھی آپس مین بہت ملتے جلتے ہین یہانتک کہ جو وزن ہمنے صورت اول مین لکھا ہی اگر اُسکے حشو کے ارکان کے دو وزن میم ساکن کرو اور اُسکے ماقبل یعنی لام کو میم کے ساتھہ ملاکر

پڑھو اس طرح کہ مفعولم فاعیلم فاعیلن فع تو یہی وزن ہوگا کہ مفعولن مفعولن مفعولن فع جو بعینہ صورت دوم ہی اسی لیے اگر رباعی کا ایک شعر مثلاً صورت اول کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا شعر دوسری صورت کے کسی وزن پر تو فصحا کے نزدیک کچھہ نقصان نہین صورت اول کے اوزان کو اوزان اخرب کہتے ہین اور صورت دوم کے اوزان کو اخرم - اب یہان تین تین رباعیان اوزان صورت اول و دوم کی ایسی لکھی جاتی ہین کہ جن مین ہر ایک مصرعہ ایک وزن پر اُن چوبیس وزنون گذشتہ سے ہو اور ہر ایک مصرعہ کے اخیر مین ہندسہ نشان وزن کا لکھہ دیا ہی کہ مصرعہ مذکور اُس صورت کے کون سے وزن پر ہی طالب علم تقطیع کرکے مطابق کر لے ؛

رباعیات صورت اول یعنی اخرب کے اوزان پر از عبدالعزیز خان عزیز بریلوی

رباعی ہی شبنم حیران کو محبت سے یہہ حجاب ۱۲
حیرت کو مری غور اگر کرتا ہی ۱
رباعی سرمایۂ غفلت ہی تماشا جہان ۸
ہر پردۂ دیدہ ہی حجاب غفلت ۳

رباعی ہی اہل بکا سے چرخ دون بر سر جنگ ۱۰
غنچہ سے چمن مین یہہ معلوم ہوا ۱۱

آنکھون کو کرے جا نہین اُسکے سے تاب ۹
آئینہ کی آنکھون مین بھر آتا ہی آب ۲
بینا ہی وہ جو نہ وا کرے آنکھہ یہان ۹
عارف کو یہہ کھلتا ہی راز پنہان ۵

پایا ہی خسیسون نے تاج و اورنگ ۶
زر جسکی گرہ مین ہی وہی ہی دلتنگ ۴

رباعیات صورت دوم یعنی اخرم کے اوزان پر

رباعی ہین باغ عالم مین کیا کیا گل و خار ۱
بینائی آنکھون مین نرگس کی ہوا
لیکن ہی دیدۂ بصیرت درکار ۸
گلشن مین تب کرے تماشاے بہار ۴

رباعی لازم ہے انسان کو ہو سب سے جدا ۱۱
وحدت سے ہی فروغ خورشید فلک ۳
ہوتا ہے مشہور رہے جو تنہا ۵
شہرت عزلت مین ہی مثال عنقا ۱۲

رباعی دنیا مین ہنسی سے بشر کون ہی پاک ۹
دیکھو تو گلشن مین گل نے یہہ کیا ۹
لیکن ہی دیوانہ اگر ہوے باک ۶
ہنستے ہنستے دامن کر ڈالا چاک ۲

اب جاننا چاہیے کہ یہہ بحر مسدس بھی بہت مستعمل ہی مگر مسدس سالم پر شعر کہنا معمول نہین مزاحف بہت مروج ہی ؀

بحر ہزج مسدس مقصور - جسمین عروض و ضرب مقصور ہین اور باقی ارکان سالم بر وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل شعر سودا کا ؎ کیا غارت انھین ایسا ہی یکبار بچھوڑا ایک کی تسبیح مین تار ؀ تقطیع یہہ ہی ؀

کیا غارت مفاعیلن انھین ایسا مفاعیلن ہی یکبار مفاعیل بچھوڑا اے مفاعیلن ک کی تسبی مفاعیلن ح مین تار مفاعیل اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو ہزج مسدس محذوف ہوگی جیسے یہہ شعر سودا کا ؎ یہہ دعوی گو کوئی شاعر نہ مانے ولیکن جو سخندان ہو سو جانے ؀ اسکی ترکیب و تقطیع مین پہلے شعر سے صرف اتنا فرق ہی کہ اسکے عروض و ضرب محذوف بر وزن فعولن ہین اور اسکے بر وزن مفاعیل تھے ؀

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف - شعر مومن کا ؎ مومن ہم زبان عرض احوال ؀ مین نے تجھے بیخبر جتایا ؀ وزن اول مصرعہ کا مفعول مفاعلن مفاعیل ہی اور دوسرے کا مفعول مفاعلن فعولن اور اسمین ابتدا اخرب

اور حشو مقبوض اور عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف اور تقطیع یہہ ہی ❖

سو من ہی مفعولُ زبان عر مفاعلن ض احوال مفاعیل مین سے نت مفعول جھے

بحر د مفاعلن جتا یا فعولن ❖

بحر ہزج مسدس اخرم اہتم جس مین صدر و ابتدا و حشو اخرم ہین اور عروض

ضرب اخرم اہتم ۔ مثال شعر میر کا ۵ ضبط کرون مین کبتک آہ ❖ چل اے خالہ بسم اللہ

اِس کا وزن یہہ ہی مفعولن مفعولن فاع اور تقطیع یہہ ہی ❖

ضبط کرون مفعولن مین کبتک مفعولن آہ فاع

چل اے خا مفعولن لہ بسم ال مفعولن لاہ فاع

بحر خفیف کا بیان

یہہ بحر مسدس مستعمل ہی وزن اصلی یہہ ہی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن اسکے ارکان سالم بر شعر نہین پائے جاتے اور زحافات سے اسمین خبن اور قصر اور حذف آسکتے ہین خبن سے فاعلاتن فعلاتن ہوتا ہی اور مستفعلن مفاعلن جیسا کہ پہلے مذکور ہوا اور قصر فاعلاتن کو فاعلات کر دیتا ہی اور حذف اُسکو فاعلن بنا دیتا ہی ❖

بحر خفیف مخبون مقصور بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلات جسمین صدر و ابتدا سالم ہین اور حشو مخبون اور عروض و ضرب مخبون و مقصور جیسے شعر غالب کا ۵ ہان وہ نہین ہم اُس کا نام ❖ جسکو تو جھک کے کر رہا ہی سلام ❖ تقطیع یہہ ہی ❖

ہان وہ نو فاعلاتن سنین ہم اُس مفاعلن کا نام فعلات ❖ جسکو تو جھک

فاعلاتن سے کے کرہا مفاعلن ہی سالم فعلات ٭ اور یہہ شعر ذوق کا ہے
وقت پیری شباب کی باتین   ایسی ہین جیسے خواب کی باتین
تقطیع یہہ ہی ٭ وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلات ٭
ایسی ہین جی فاعلاتن سے خواب کی مفاعلن باتین فعلات ٭ اور اگر عروض
ضرب محذوف ہون تو فعلات کی جگہہ فعلن ہوگا جیسا اس شعر مین تاب کے
ہے جس سے روشن ہین دل کے کاشانے ٭ ہم اُسی شمع کے ہین پروانے
تقطیع یہہ ہی ٭ جس سے روشن فاعلاتن ہین دل کے کا مفاعلن شانے
فعلن ہم اُسی شم فاعلاتن ع کے ہین پر مفاعلن وانے فعلن ٭ اور یہہ شعر
رند کا ہے دیکھون طالع کی اب رسائی کو ٭ میری بگڑی کو کیا بناتا ہی ٭ تقطیع یہہ ہی

دیکھون طالع فاعلاتن کی اب سا مفاعلن ئی کو فعلن
میری بگڑی فاعلاتن کو کیا بنا مفاعلن تا ہی فعلن

بحر سریع کا بیان

یہہ بحر بھی مسدس ہی آتی ہی اور سالم متروک ہی وزن اصلی اس کا مستفعلن
مستفعلن مفعولات ہی اور زحافات مین سے اسمین خبن اور طی اور وقف اور کشف
واقع ہوتے ہین خبن کی جہت سے مستفعلن مفتعلن ہوجاتا ہی اور مفعولات
مین طی ہونے سے و دور ہوجاتی ہی اور وقف کی جہت سے ت ساکن
ہوجاتی ہی تو مفعلات ہوتا ہی اُسکی جگہہ فاعلات کہتے ہین اور اگر کشف اور
طی واقع ہون تو فاعلن رہتا ہی ٭

بحر سریع مخبون مطوی وموقوف ۔ شعر سودا کا ؏ صدر کے بازار مین تھا اک دبنگ ✤ عار اطبا و طبابت کا ننگ ✤ وزن اسکا ہی مفتعلن مفتعلن فاعلات دوبار تقطیع یہہ ہی ✤ صدر کے با مفتعلن زار مین تھا مفتعلن اک دبنگ فاعلات عار اطب مفتعلن با وطبا مفتعلن بت کا ننگ فاعلات ✤ اس مین صدر و ابتدا و حشو مخبون ہین اور عروض و ضرب مطوی و موقوف ✤

بحر سریع مخبون مطوی مکشوف ؏ دل مین ترے جو کوئی گھر کر گیا ✤ سخت مہم تھی کہ بسر کر گیا ✤ وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن ہی دوبار اور تقطیع یہہ ہی ✤

دل مین ترے مفتعلن جو کوئی گھر مفتعلن کر گیا فاعلن

سخت مہم مفتعلن تھی کہ بسر مفتعلن کر گیا فاعلن

اسمین عروض و ضرب مطوی و مکشوف ہین اور باقی اجزا مخبون ✤

بحر مجتث کا بیان

یہہ بحر بھی سالم مروج نہین اسکے مثمن کا وزن اصلی مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی دوبار اور زحافات مین سے اسمین خبن اور قصر اور حذف آتے ہین جب اسکے سب ارکان مین خبن واقع ہوتا ہی تو اسکا وزن یہہ ہوتا ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن اسپر بھی اشعار کم پائے جاتے ہین مگر عروض و ضرب مقصور یا محذوف بہت آتے ہین ✤

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور ۔ شعر رند کا ؏ فریب دانہ نکھا تا مین نہان ای رند ✤ نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد ✤ وزن اس کا مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات ہی اور تقطیع یہہ ہی ✤ فریب دا مفاعلن

نہ کھاتا فعلاتن مین زیبہا مفاعلن راہی رند فعلات نکرتادا مفاعلن م اگرخا
فعلاتن کہین یہان مفاعلن صیاد فعلات عروض ضرب مقصور ہین اور باقی
ارکان مخبون اور یہہ شعر گویا کاہے وہ مست ہون کہ مری خاک کا ہی مے سے
خمیر ٭ پلایا ہی مجھے طفلی مین دختِ رز نے شیر ٭ تقطیع اسکی یہہ ہی ٭

وہ مست ہون مفاعلن کہ مری خا فعلاتن ک کا ہی مَے مفاعلن سے خمیر فعلات
پلایا ہی مفاعلن مجھے طفلی فعلاتن مین دختِ رز مفاعلن نے شیر فعلات

بحر مجتث مخبون محذوف ۔ شعر ذوق کاہے عجب نہین ہی مری سوزشِ
دروںی سے ٭ کہ تارِ شمع ہو ہر ایک تار مو میرا ٭ وزن اسکا مفاعلن فعلاتن
مفاعلن فعلن ہی جسمین عروض وضرب محذوف ہین اور باقی ارکان مخبون
اور تقطیع اس کی یہہ ہی ٭

عجب نہین مفاعلن ہی مری سو فعلاتن زشِ درو مفاعلن نی سے فعلن
کہ تارِ شم مفاعلن ع ہو ہر اے فعلاتن ک تار مو مفاعلن میرا فعلن

اور یہہ شعر ظفر کاہے ہم اُس کی بات سے قائل ہین ای ظفر جسنے
بھلا کہا جسے منہ سے اُسے بُرا نہ کہا ٭ تقطیع یہہ ہی ٭

ہم اُسکی با مفاعلن ت سے قائل فعلاتن ہین ای ظفر مفاعلن جسنے فعلن
بھلا کہا مفاعلن جسے مُنہ سے فعلاتن اُسے بُرا مفاعلن نہ کہا فعلن ٭

بحر مُضارع کا بیان

اس بحر کا اصلی وزن مثمن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن ہی دوبار

ارکان سالم پر شعر نہین کہتے اور زحافات سے جو اسمین واقع ہوتے ہین وہی ہین جو مفاعیلن اور فاعلاتن مین جدا جدا مذکور ہوئے ❊

بحر مضارع مثمن اخرب ـ جسمین ایک جزا خرب ہی یعنی مفعول اور دوسرا سالم بترتیب بروزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن دوبار جیسے شعر عشرت کا ؎ آتا ہی صبح اٹھکر تیری برابری کو ❊ کیا دن لگے ہین دیکھو خورشید خاوری کو ❊ تقطیع اسکی یہہ ہی ❊

آتا ہی مفعول صبح اٹھکر فاعلاتن تیری بمفعول رابری کو فاعلاتن کیا دن ل مفعول سگے ہین دیکھو فاعلاتن خورشید مفعول خاوری کو فاعلاتن اور یہہ شعر سوداکا جوہر نہووے جسمین جوہر شناس کب ہی ❊ جو صاحب ہنر ہو وہی ہنر کو پرکھے ❊ تقطیع یہہ ہی جوہر نہ مفعول ہووے جسمین فاعلاتن جوہر شِ مفعول ناس کب ہی فاعلاتن جوصاح مفعول ب ہنر ہو فاعلاتن وہی ہ مفعول نر کو پرکھے فاعلاتن ❊

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ ـ جسمین عروض و ضرب مسبغ ہون بروزن فاعلیان اور باقی ارکان مثل سابق ـ شعر مؤلف ؎ ہاتھون سے چھٹ گیا ہی کیسے سخی کا دامان ❊ جو مثل تار زر ہی ٹکڑے مرا گریبان ❊ تقطیع یہہ ہی ❊ ہاتھون سے مفعول چھٹ گیا ہی فاعلاتن کیسے س مفعول خی کا دامان فاعلیان جو مثل مفعول تار زر ہی فاعلاتن ٹکڑے م مفعول را گریبان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات شعر مومن کا ؎ گلشن مین لالہ مین ہون کہ ہی دل مین جاے داغ ❊ اپنے تو دل نشین نہین کچھ بھی سواے داغ ❊ اس مثال مین صدر و ابتدا اخرب ہین

اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب مقصور تقطیع یہہ ہی؀

گلشن مین مفعول لالہ مین ہون فاعلات کہ ہی دل مین مفاعیل جابے داغ فاعلات

اپنے تو مفعول دلنشین نہ فاعلات ہین کچھ بھی بس مفاعیل واسے داغ فاعلات

اور یہہ شعر قبول کا سہ اندھیر اب جہان مین ہی کر عجز اب قبول؀ دے دن گئے جو کرتے تھے اہل ہنر گھمنڈ؀ تقطیع یہہ ہی؀

اندھیر مفعول اب جہان مین فاعلات ہی کر عجز مفاعیل اب قبول فاعلات

دے دن گ مفعول ئے جو کرتے فاعلات تھے اہل ہ مفاعیل نر گھمنڈ فاعلات؀

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ شعر تنہا کا سہ جیمین ہی اسکی کاکل پُرخم کو دیکھیے؀ اس آرزو کو دیکھیے اور ہم کو دیکھیے؀ اس مین عروض ضرب محذوف ہین بروزن فاعلن اور باقی ارکان مثل سابق تقطیع یہہ ہی؀

جیمین ہی مفعول اُسکے کاک فاعلات لِ پُرخم کو مفاعیل دیکھیے فاعلن اس آر مفعول زو کو دیکھ فاعلات سئے اور ہمکو مفاعیل دیکھیے فاعلن اس بحر کا مسدس متروک ہی؀

بحر منسرح کا بیان

اس بحر کا بھی مسدس مروج نہین اور مثمن سالم کا اصلی وزن یہہ ہی مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اور ارکان سالم پر بھی شعر نہین کہا جاتا زحافات مین سے اس مین خبن اور طی اور وقف اور کشف مستعمل مین اور ان سبکا بیان پہلے ہو چکا ہی؀

بحر منسرح مثمن مخبون مطوی موقوف ۔ شعر سودا کا سنے سمجھنے کو بات
حق نے دیے گوش وہوش ✦ حق بطرف جسکے ہو آج نہ ہیو خموش ✦
وزن اس کا مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات ہی دوبار جسمین صدر وابتدا اور
حشو کا رکن دوم مخبون اور حشو کا اول رکن مصرعہ اولی مین مطوی اور دوسرے مین
مطوی ومکشوف اور عروض وضرب مطوی وموقوف ہین تقطیع یہہ ہی ✦

سنے سمجھ مفتعلن نیکوبات فاعلات حق نے دیے مفتعلن گوش وہوش
فاعلات حق بطرف مفتعلن جسکے ہو فاعلن آج نہ مفتعلن یو خموش فاعلات
اور شعر آیندہ مین دونون مصرعون کا رکن اول حشو مطوی ومکشوف ہی
مرد کو سچ بولنا جزو ہی ایمان کا ✦ جھوٹ کرے ہی بہم دین مسلمان کا ✦ وزن
اسکا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ہی دوبار اور تقطیع یہہ ہی ✦

مرد کو سچ مفتعلن بولنا فاعلن جزو ہی ای مفتعلن مانکا فاعلن
جھوٹ کرے مفتعلن ہی بہم فاعلن دین مسل مفتعلن مانکا فاعلن

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے
مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہین چنانچہ اکثر غزل وقصیدہ وغیرہ
کے اشعار مین عروض مقصور رہے تو ضرب محذوفہ ہوتی ہی اور اس کا عکس
بھی ہوتا ہی مثلا اس شعر مین سودا کے زبان شکوہ سوا اب زمانہ مین ہیہات
کوئی کسی سے بہم گر آشنا بھی ہی ✦ عروض مقصور ہی اور ضرب محذوف
اسی طرح اگر عروض وضرب مین سے ایک مسبغ ہو اور ایک سالم جیسا اس
شعر مین گویا کے نہو مغرور گر زیر نگین یہہ ہفت کشور ہون ✦ سلیمان سے

یہان اک دم مین سلے لے دیو خاتم کو + اسمین عروض مسبغ اور ضرب سالم یا ایک رکن
ایک مصرع کا مطوی ہو اور دوسرے مصرع مین وہی رکن مطوی ومکشوف ہو تب
بھی کچھہ ہرج نہین جیساکہ بحر منسرح کی مثال اول مین رکن اول حشو کا ابھی گزرا ہی یا یہہ کہ
صدر و ابتدا مین سے ایک سالم ہو اور دوسرا مخبون تب بھی کچھہ مضائقہ نہین
جیسے اس شعر مین ظفر کے ع شفق صبح سے ہی غرق بخون جسے ظفر +
تیر ایسا تری آہِ سحری نے مارا + صدر مخبون ہی بروزن فعلاتن اور ابتدا سالم ہی
بروزن فاعلاتن اور بعض صورتین ایسی ہین کہ ان مین حرکت مقابل سکون کے
پڑ جاتی ہی اور سکون مقابل حرکت کے واقع ہوتا ہی جیساکہ تقطیع اشعار مین چند
جا ہوا ہی پس اس قدر تفاوت مخل فصاحت نہین +

فائدہ ان بحرون گذشتہ مین سے ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث
اور خفیف اور تقارب پر شعر زیادہ کہے جاتے ہین بنسبت باقیماندہ بحرون کے
اور خفیف اور متقارب اور مسدس بحرون پر مثنویان زیادہ کہتے ہین بہ نسبت
غزلون وغیرہ کے +

فائدہ شعرائے متاخرین نے ایک وزن نیا ایجاد کیا ہی اسکو مستزاد
یعنی زیادہ کیا ہوا کہتے ہین اسکی صورت یہہ ہی کہ ارکان اصلی بحر پر ایک رکن
خواہ دو رکن زیادہ کیے جاوین اور اس زیادہ کرنے کے دو طریق
ہین ایک تو یہہ کہ رکن مستزاد جدا نہ کیا جاوے داخل وزن اصلی کر دیا جاوے
جیسے اس شعر مین ظفر کے ع ہو کے خاک پا مٹا دینا جسے منظور ہو خاک رہ
خاک رہ ہو خاک پا ہو یہہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھہ نہو + یہہ وزن بحر رمل

مقصور یا محذوف کا ہی مگر ایکبار فاعلاتن ہر مصرع مین زائد ہو تو ارکان شعر کے
آٹھہ کی جگہہ دس ہین سو وزن یہہ ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
یا فاعلن ٭

دوسرا طریق یہہ ہی کہ کلمہ مستزاد ہر مصرعہ سے جدا ہو جیسے اس شعر مین
ظفر کے سہ غم دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین   غم فرقت کے سوا ٭
اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہین   چپکے رہنا ہی بھلا ٭ وزن شعر کا رمل
مثمن مخبون مقصور ہی یعنی فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات اور دونون مصرعون پر دو دو
رکن زائد ہین اور ان زائد رکنون کا وہی وزن ہی جو ان سے پہلے کے
دو رکنون کا ہی یعنی فعلاتن فعلن ٭

باب دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے
مصرعون کے آخر مین مکرر ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ
الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُسکے ماقبل کا کسرہ
مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرض کہ قافیہ کے لیے دو شرطین ہین ایک تو
یہہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنےً دونون جیسے گذرا یا فقط معنیً مختلف
ہون جیسے کان کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجائے قافیہ آوے اور ایک
جگہہ بمعنی عضو معین اور دوسری جگہ بمعنی کمان ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو
جیسے سرد اور برد کا مثلاً قافیہ کرین دوسری شرط یہہ ہی کہ

مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل ہون پس اگر یہہ دونون شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہینگے بلکہ ردیف بولینگے جیسے اس شعر مین ناسخ کے ؎ خاک ہی او سخت جان اکدن ترا تن خاک مین * خاک ہوجاتا ہی آخر دب کے آہن خاک مین * کہ خاک مین متحد اللفظ والمعنی بھی ہی اور مستقل بھی اسلیے ردیف ہی اور ردیف صرف شعراے عجم کے اشعار مین ہوتی ہی *

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال مین وہ سات ہین ایک تو ان مین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہی اور چھہ باقی مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہی اسکو روی کہتے ہین جیسے کہ اس شعر مین سودا کے ؎ علم ظنی ہی طبابت تو یہہ بس رکھہ ہمدم * متفق اسپہ اطباے جہان ہین باہم * حرف میم لفظ ہمدم اور باہم مین روی ہی بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا **ردف** بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اُن حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اُنکے ماقبل کی حرکت بھی اُنکے موافق ہو۔ جیسے کار اور بار کا الف اور نیش اور پیش کی ی

اور گور اور شور کی واو اس طرح کی ردف کو جو متصل روی سے آوے ردف
اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ناسخ کے ؎ دور دوزا ایک وضع پہ
رنگ جہان نہین ✲ وہ کونسا چمن ہی کہ جسکو خزان نہین ✲ لفظ نہین
دو مصرعون مین ردیف ہی اور جہان اور خزان مین ن روی اور الف
ردف اصلی ہی اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی ردف اصلی مین فاصلہ
کسی حرف ساکن کا ہو تو اس ساکن کو ردف زائد کہینگے اور حرف مدہ کو ردف
اصلی جیسے اس شعر مین سودا کے ؎ ال صندوق مین رہی کس حالت
تن سے کے لتون پہ چور کا ہو دانت ✲ ت روی ہی اور ن ردف زائد اور
الف ردف اصلی اور ردف خواہ زائد ہو خواہ اصلی اسکا قافیہ مکرر لانا
ضرور ہی مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جس مین ردف اصلی مختلف
ہی تو جائز نہو گا اسی طرح اگر دوست کا قافیہ کوفت لادین جس مین ردف
زائد مختلف ہی تو یہہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ
واو یا یائے معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ یہی دونون حرف
مجہول ہون مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھہ
کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین
تیسرا حرف قافیہ کا قید ہی یعنی وہ ساکن جو سوائے ردف کے پہلے روی کے
واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکے ما قبل کی حرکت اُسکے مطابق
نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین ق اور ی اور ب حرف قید ہین اور مختلف
ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہی مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے

چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہی یعنی وہ الف کہ اسمین اور روی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہہ پانچوان حرف قافیہ کا ہی اور اُن کا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھہ درست ہی حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس ندارد ہی اسی طرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہی حالانکہ دخیل ایک مین ص ہی اور دوسرے مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہی یہہ وہ حرف غیر مستقل ہی جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہی مثل ہاے نسبت یا یاے مصدری یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین تراب کے ؎ رہتے ہو سدا نقاب ڈالے ، ہو تم ہی بڑے حجاب والے ؞ اس شعر مین ل ڈالے اور والے کا روی ہی اور حرف ی علامت مضارع اور جمع کلمہ غیر مستقل وصل ہی ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ ہم ہون اور سایہ تری کوچے کی دیوارون کا کام جنت مین ہی کیا ہم سے گنہگارون کا ؞ اس شعر مین ر روی ہی اور و ن علامت جمع وصل ہی اور کا علامت اضافت خروج ہی اور تکرار آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا ؞

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھہ حرکتین متعلق قافیے کے ہوتی ہین اوّل رَس بفتحہ راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتحہ ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین —— دوم اِشباع بکسرِ الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین تیسرے حذو بفتح حاے حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اِس کا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھہ قافیہ نہین کر سکتے چوتھی توجیہ روی ساکن کے ماقبل حرکت کا نام ہی اور یہہ بھی یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھہ قافیہ نہین کر سکتے +

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھہ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہی جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اِس صورت مین ت روی ہی اور ہ وصل اسی سبب سے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا +

پانچوین مجری حرف رَوِی کی حرکت کا نام ہی اس کا اختلاف بھی درست نہین۔ چھٹے نفاذ حرف وصل کی حرکت کا نام ہی اور یہہ بھی یکسان ہی رہتی ہی +

عیوبِ قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقواء
یہہ ہی کہ رَوی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جاوے مثلاً دَرَ اور دُر کا
قافیہ ہو جاوے یا مَست اور سُست کا قافیہ آجاوے دوم اکفاء
یہہ ہی کہ حرف رَوی ایسے حرف سے بدل جاوے جو اسکا قریب المخرج
ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا رَوی مین واقع ہونا مثلاً
رگ کا قافیہ شک کے ساتھہ ہو جاوے یا حرف رے را ے ہندی کے
ساتھہ قافیہ مین جمع ہو جاوے مثلاً شکار اور پہاڑ کو قافیہ کیا جاوے
تیسرا اسناد وہ یہہ ہی کہ ردف کو مختلف لاوین جیسے زمین کا قافیہ
زمان لاوین چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دوبار لاوین اُسکی دو قسمین
ہین ایک جلی یعنی ظاہر وہ یہہ ہی کہ رَوی کسی ایسے حرف کو
کرین جسمین لیاقت اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل
ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو مثلاً رَوی ٹھہرین
اور چلنا کو دنیا کے ساتھہ ہم قافیہ کرین یا جاوے اور سووے
کو قافیہ کرین تو اس طرحکا قافیہ درست نہین اور خفی یعنی پوشیدہ
ایطا یہہ ہی کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ
کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہی مگر وہ گل کے ساتھہ ایسا
متحد ہو گیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہی پس اس طرحکا

مکرر ہونا درست ہی پھر قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا
اصلی وہ ہی جو لفظ مین خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے جیسے
اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی کہ کسی کلمے کو
دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی پیدا کرے
جیسے اس شعر مین ظفر کے ؂ کسیکو ہمنے یان اپنا بنایا یا ؛ جسے
پایا اُسے بیگانہ پایا ؛ کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ اپنا نہین ہوسکتا مگر جب اسکو
مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو اسمین قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہوگئی
اب قافیہ باعتبار حرکات وسکون کے چار قسم پر ہی اوّل یہہ ہی کہ قافیے
مین دو ساکن متصل ہون اُسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اس شعر مین
سودا کے ؂ برج حمل مین جھمکے خاور کا تاجدار ؛ کھینچے ہی اب خزان پہ
صف لشکر بہار ؛ کہ لفظ دار اور بہار جو قافیہ کے کلمات ہین دونون
مین دو دو ساکن ہین دُوم یہہ کہ آخر مین ایک ساکن ہو اور اسکے پہلے
ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک
ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ذوق کے ؂
شب کو مین اپنے سر بستر خواب راحت ؛ نشۂ علم مین سرشار غرور
ونخوت ؛ لفظ راحت اور نخوت جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک و
ساکن بترتیب دوبار آتے ہین تیسرے یہہ کہ ساکن آخرین یعنی رَوی
سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین
جیسے اس شعر مین حسن کے ؂ کردن پہلے توحید یزدان رقم ؛

جھکا جسکے سجدہ مین اول قلم ؛ کہ روی سے پہلے دو متحرک ہین
چوتھی یہہ کہ روی سے پہلے تین متحرک ہون اُسکو متراکب کہتے
ہین جیسے اِس شعر مین شہیدی کے ؎ ہو رقم کس قلم شوق سے
ای غنچہ دہن ؛ اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من ؛ کہ حرف روی ان
سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین ؛

فائدہ حرف روی اگر ساکن ہو جیساکہ اشعار گذشتہ مین تھی تو
ایسی روی کو **مقید** کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اُسکو **مطلق**
کہتے ہین جیسے اِس شعر مین ذوق کے ؎ گذرتی عمر ہے یون دور
آسمانی مین ؛ کہ جیسے جائے کوئی کشتی دخانی مین ؛ یہان حرف
نَ جو روی ہے اور حرکت کسرہ کی رکھتا ہے روی مطلق ہے ؛

تالیفات حکیم الامت تھانوی